سوال

(02) غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ نے موسیٰ سے کہا کہ اے موسیٰ! تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ اللہ کو معلوم تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں کیا ہے پھر اس انداز سے سوال کیوں کیا۔ کیا حکمت تھی۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ اگر کوئی کہے کہ نبی ﷺ بھی غیب جانتے تھے جس طرح اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا حالانکہ اللہ جانتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں کیا ہے اسی طرح نبی ﷺ بھی صحابہ سے اور جبرائیل علیہ السلام سے سوال کیا کرتے تھے اللہ کی طرح نبی ﷺ بھی غیب جانتے تھے۔ اس کا کیا جواب ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما اور جبریل علیہ السلام سے سوال کرنے سے آپ ﷺ کے غیب نہ جاننے پر استدلال کرتے ہیں ان کے جواب میں آپ کی تحریر کردہ باتیں پیش کی جا سکتی ہیں مگر جو لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کسی کے بھی غیب نہ جاننے پر قرآن مجید کی آیت کریمہ :

قُل لَّا يَعلَمُ مَن فِي لسَّمٰوٰتِ وَ ل أَر ضِ ل غَيبَ إِلَّا للَّهُ وَمَا يَشعُرُونَ أَيَّانَ يُبعَثُونَ --النمل 65

’’آپ فرما دیں نہیں کوئی جانتا جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں غیب کو مگر اللہ اور ان کو خبر نہیں کب اٹھائے جائیں گے‘‘

پیش کرتے ہیں ان کے جواب میں آپ والی باتیں پیش نہیں ہو سکتیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کے غیب کو جاننے کے دلائل کتاب وسنت میں موجود ہیں جن کی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو موسیٰ علیہ السلام کے دائیں ہاتھ میں کیا ہے سوال کرنے سے پہلے بھی معلوم تھا جبکہ نبی کریم ﷺ کے غیب کو جاننے کی کوئی دلیل نہیں بلکہ غیب نہ جاننے کے دلائل ہیں لہٰذا ’’اسی طرح نبی ﷺ بھی صحابہ اور جبریل سے سوال‘‘ الخ والی آپ کی بات بنتی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے موسیٰ علیہ السلام سے سوال وَمَا تِلكَ بِيَمِينِكَ کی حکمت پر اس کے بعد ازاں سانپ بنا دیئے جانے سے کچھ نہ کچھ روشنی پڑتی ہے باقی اصل حکمت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ وَهُوَ العَلِيمُ الحَكِيمُ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب